ہے۔ ایس۔ ڈی۔ ایم کے ساتھ لوگوں کو ہمدردی تھی۔ پھر یہ کہ وہ با اثر شخصیت تھے۔ سردار جی کو "سی کلاس" میں ڈال دیا گیا۔ روپیہ پیسہ کچھ کام نہ آیا۔ ان کے ساتھ سختی برتنے کے احکامات تھے۔ ان کے گھر والوں تک کو ملنے کی اجازت نہ تھی۔ انگریزوں کا زمانہ تھا۔ ایم۔ ایل۔ اے اور وزیروں کے تعلقات کا زمانہ ابھی شروع نہیں ہوا تھا کہ بات آگے بڑھتی سب سے بڑا مسئلہ کھانے کا تھا "سی کلاس" کا کھانا سردار جی کے بس کی بات نہ تھی۔ مجھے جیلر نے ان کی پریشانی کا حال سنایا۔ ایک تو دفعہ تین سو دو کا مقدمہ ـــــ رائے عامہ کا خلاف ہونا ـــــ حکومت کی سختی ـــــ یہ سب مل کر ان کے لئے ایک بڑی مصیبت کھڑی ہوگئی۔ دو روز میں سردار جی کی شکل بدل گئی۔ جیلر کو ان سے ہمدردی تھی لیکن وہ بے بس تھا۔ وہ میرے پاس آیا۔ میں نے کہا سردار جی کو اعتراض نہ ہو تو میرے کھانے میں شریک ہو سکتے ہیں ـــــ میرے لئے کھانے میں پانچ روپے روزانہ کی منظوری تھی۔ جیل کی سبزی ترکاری مفت تھی۔ میں نے جیل میں گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔ آج کی سی مہنگائی بھی نہ تھی۔ کھانے کا کوئی مسئلہ نہ تھا۔

جیلر نے ایک گناہ خانہ ان کے لئے بھی صاف کر دیا تھا۔ اب وہاں ہم تین آدمی آس پاس کے کمروں میں رہتے تھے۔ میں نے سندر سے کہہ دیا کہ سردار جی ہمارے کھانے میں شریک ہوں گے۔ چنانچہ زیادہ کھانا پکنے لگا۔ دو روز تو سردار جی نے الگ کھایا، پھر میرے ساتھ کھانے لگے۔ چند روز میں ہماری ان کی گہری دوستی ہوگئی۔ سردار جی واقعی مظلوم معلوم ہوتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ "انھوں نے واقعی ایس۔ ڈی۔ ایم کو دھمکی دی تھی مگر یہ کام ان کا نہیں تھا" ـــــ کہنے لگے "میں سوچ رہا تھا کہ ایس۔ ڈی۔ ایم کا تبادلہ کروا دوں گا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھ سے زیادہ کوئی اور ان کا ستایا ہوا تھا، اُس نے میری بات سن لی اور فائدہ اٹھایا" ـــــ بہر حال وہ بُرے پھنسے تھے اور مجھے سردار جی کی بات کا اس لئے بھی یقین آگیا کہ سردار جی نے بعد میں مجھ سے یہ اعتراف کیا کہ ایک بار مل مالکوں نے مجھے بھی مارنے کی سازش کی تھی اس میں دو ایک بیڑی کے کارخانے کے مالک، چپڑے کے کارخانوں کے مالک اور چاول ملوں کے مالک شامل تھے۔ سردار جی بھ[illegible]ش تھے۔ مجھے سردار جی کے بارے میں تو معلوم نہ تھا البتہ اس سازش کا حال معلوم ہوگیا تھا